سید محمد یونس بخاری

بیادِ سید ابوذر بخاری

حلقۂ یاراں غریب ہے

بادِ خزاں کے شور کو سمجھا نہ تُو نہ میں برقِ تپاں کے زور کو سمجھا نہ تُو نہ میں
اے دوست اضطرابِ مسلسل کے باوجود اس نا رسیدہ دور کو سمجھا نہ تُو نہ میں
دشتِ وفا میں دھوپ کی شدت عجیب ہے
اس بار رنج و غم کی جراحت عجیب ہے
وحشت سی ہو رہی ہے دلِ شعلہ کار کو بوذر کا ہجر آگ لگائے بہار کو
الجھا ہوا ہوں ظلمتِ زندانِ یاد میں کیونکر ملے قرار دلِ بے قرار کو
لاؤں کہاں سے حسن کے نقش و نگار وہ
اب تو نہیں ملے گا شجر سایہ دار وہ
وہ میرے گھر میں نور کا ہالہ تھا دوستو عرفان و آگہی کا ہمالہ تھا دوستو
حلم و عمل کا مہرِ جہانتاب بالیقیں صحنِ چمن کا خوش نظر لالہ تھا دوستو
میرے لئے تھا مژدۂ تسکینِ قلب و جاں
اس کا وجود باعثِ تزئینِ گلستاں
ہو کر حضورِ عشقِ رسالت میں بار یاب اصحابِ مصطفےٰ کی محبت سے فیضیاب
بے رنگیٔ حیات کی تلخی کے باوجود تشنہ لبی کے کرب سے نکلا وہ کامیاب
موتی پرو پرو کے گریباں کے تار میں
میں ڈھونڈھتا ہوں اسکو دلِ بے قرار میں
اے حسنِ تابدار بتا دے کہاں ہے تو؟ اے شخصِ کا مگار بتادے کہاں ہے تُو!
اے تیغِ تیز دھار بتادے کہاں ہے تو؟ اے میرے غمگسار بتادے کہاں ہے تُو؟
لیکن یہ میری آرزو بھی غم نصیب
تیرے بغیر حلقۂ یاراں غریب ہے

(۲۴/اکتوبر ۱۹۹۶ء لاہور، یومِ وصال حضرت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ)